https://ataunnabi.blogspot.com/
fb.com/muhibaneahlesunnat
telegram.me/muhibaneahlesunnat

انگریز کا وفادار

مؤلف

مفتی محمد رفیق الاسلام رضوی مصباحی

ناشر:

تاج الشریعہ ویلفیئر سوسائٹی مٹیا برج کولکاتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مُّبِیْنًا (الاحزاب، ۳۳/۳۶) اور کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ ورسول کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔

فائدہ! مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طاعت ہر امر میں واجب ہے اور نبی علیہ السلام کے مقابلہ میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔

مسئلہ: اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امر وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ (خزائن العرفان)

(۱۱) یٰٓاَیُّهَاالنَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًاوَّ مُبَشِّرًاوَّ نَذِیْرًا ۝ وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا (الاحزاب، ۳۳/۴۵-۴۶) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب۔ (۱۲) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا (النساء، ۴/۶۴) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (۱۳) اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ (التوبہ، ۹/۷۴) اللہ ورسول نے انھیں اپنے فضل سے غنی کر دیا۔

فائدہ! اس آیت نے صاف کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مختار بنایا ہے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جسے جو چاہیں عطا فرمادیں۔ (۱۴) وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ (التکویر، ۸۱/۲۴) اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

فائدہ! یہ آیت کریمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم غیب ہونے کا ثبوت فراہم کررہی ہے۔ بایں شان وشوکت کہ جہاں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک اشارۂ

ابرو پر سینکڑوں اپنی جان چھڑکنے کو تیار تھے اور اس کا عملی نمونہ بھی ان حضرات نے پیش کر کے دکھایا بقول امام عشق ومحبت

حسن یوسف پہ کٹی مصر میں انگشت زناں
سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

مگر ایک ناپاک ٹولی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص وتذلیل کے درپے رہی (معاذ اللہ) آپ کی شان اقدس میں گستاخی وبے ادبی کا سلسلہ شروع کیا، مذہب اسلام کے فروغ واستحکام اور شریعت محمدیہ کی ترویج واشاعت میں ہمیشہ روڑے ڈالتی رہی اور وہ سلسلہ ہنوز جاری ہے

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بو لہبی

آیئے اس ناپاک ٹولی کی ایک مختصر تاریخ احادیث کی روشنی میں ملاحظہ کرتے چلیں۔

مسلم شریف میں ہے: عَنْ اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِی رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَهُوَ یَقْسِمُ قِسْمًا اَتَاهُ ذُوالْخُوَیْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِی تَمِیْمٍ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِعْدِلْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَیْلَکَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِذَالَمْ اَعْدِلْ، قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِئْذَنْ لِی فِیْهِ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِیَامَهٗ مَعَ صِیَامِهِمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَایُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الــــرَّمِيَّةِ ۔(مسلم،ج:۱،ص:۳۴۱،کتاب الزکوٰۃ باب اعطاء المؤلفۃ ..وبیان الخوارج)حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کچھ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ بنی تمیم کے قبیلہ والا ایک شخص آیا جس کا نام ذوالخویصرہ تھا اور کہا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصاف کیجئے، تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خرابی تیری اگر میں انصاف نہ کروں تو پھر کون کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو اس کی گردن ماروں، فرمایا: جانے دو اس کے ساتھ والے ایسے لوگ ہونگے کہ تم اپنی نماز اور روزہ ان کی نماز اور روزہ کے مقابلے میں حقیر سمجھو گے، وہ قرآن پڑھیں گے مگر حلق سے آگے نہ بڑھے گا اسلام سے وہ ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکلتا ہے۔ بخاری شریف میں ہے: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله تعالیٰ عنهما قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صلى الله تعالیٰ علیه وسلم قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَافِي يَمَنِنَا قالُوا: وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَافِي يَمَنِنَا، قالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰه: وَفِي نَجْدِنَا، فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَالِكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ۔(بخاری، ج:۲، ص:۱۰۵۱، کتاب الفتن، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفتنۃ من قبل المشرق)حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک بار آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت عطا فرما، صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کی اور ہمارے نجد میں (مقصود یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نجد کو بھی دعا میں شامل فرمالیں) پھر وہی دعا کی کہ اے اللہ! ہمارے شام اور یمن میں برکت دے، پھر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کی اور ہمارے نجد میں، میرا گمان

ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔ اور مسند امام احمد بن حنبل و طبرانی میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگ مشرق سے نکلیں گے وہ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا جب ایک سینگ کاٹا جائے گا تو دوسرا نکلے گا یہاں تک کہ اس کا آخری دجال کے ساتھ خروج کرے گا۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نجد فتنے کی جگہ اور شیطان کا اڈہ ہے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان حق و صداقت کے مطابق بارہویں صدی ہجری میں نجد میں محمد ابن عبدالوہاب پیدا ہوا اور اس نے مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، میں بے گناہوں کو بے دَرِیغ قتل کیا اور حرمین شریفین میں رہنے والوں کی عورتوں اور ان کی لڑکیوں سے زنا کیا، ان کو غلام بنایا، سادات کرام کے ساتھ قتل و غارت کیا، مسجد نبوی کے تمام قالین اور جھاڑ و فانوس اٹھا کر نجد لے گئے، صحابۂ کرام، اہل بیت عظام کے مزارات کو مُنہدم کر دیا، یہاں تک کہ خاص گنبد خضریٰ کو بھی جہاں صبح و شام ملائکہ کرام ہدیۂ درود و سلام پیش کرتے ہیں، گرانے کا ناپاک ارادہ کر لیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے روضۂ انور کی طرف بُری نیت سے بڑھنے والے کو ہلاک و رسوا فرما کر اپنے حبیب کے روضے کی حفاظت فرمائی۔

علامہ شامی قدس سرہ نجدیوں کی خباثت کو ظاہر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: كما وقع فی زماننا فی اتباع عبدا لوهاب الذين خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمين وكانوا ينتحلون الی الحنابلة لكن هم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خلف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلک قتل اهل السنة وقتل علماء هم حتی كسر اللّٰه شوكتهم وخرب بلادهم وظفربهم عساكر المسلمين عام ثلث وثلثين ومأتين والف (رد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الحتار، ج:۳، ص:۳۲۹، باب البغات) جیسے کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے ماننے والوں کا واقعہ ہوا کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ ومدینہ شریف پر انہوں نے غلبہ کرلیا، اپنے کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقیدہ کے خلاف ہے وہ مشرک ہے، اس لئے انہوں نے اہل سنت وجماعت کا قتل جائز سمجھا اوران کے علما کو قتل کیا یہاں تک کہ اللہ نے وہابیوں کی شوکت توڑی اوران کے شہروں کو ویران کردیا اوراسلامی لشکروں کوان پر فتح دی یہ واقعہ ۱۲۳۳ھ میں ہوا۔

مولوی حسین احمد مدنی دیوبندی نے اس کے بارے میں لکھا ہے: محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل وقتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا اہل حرمین کو خصوصا اور اہل حجاز کو عموما اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں سلف صالحین اوراتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اوراس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم وباغی خونخوار اور فاسق شخص تھا اس وجہ سے اہل عرب کو خصوصا اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے اوراس قدر ہے کہ اتنا نہ قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے۔ (الشہاب الثاقب، ص:۴۲)

مولوی محمد تھانوی دیوبندی اس کی حقیقت کو ظاہر کرتے ہوئے نسائی شریف کے حاشیہ میں لکھا ہے: جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کا دین قبول کرتے ہیں اوراصول فروع میں اسی کے راستے پر چلتے ہیں ان کو ہمارے شہروں میں وہابی اور غیر مقلدین کہتے ہیں وہابی گمان کرتے ہیں کہ ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کی تقلید شرک ہے اور جو ہماری

مخالفت کریں وہ مشرک ہیں وہابی ہم اہل سنت کا قتل اور ہماری عورتوں کو قید کرنا حلال مانتے ہیں ان کے دیگر عقائد فاسدہ جو ہیں معتبر علما کے ذریعے پہنچے ہیں بعض علما نے ان کو خوارج بھی بتایا ہے جیسا کہ علامہ شامی نے ردالمحتار میں لکھا ہے۔ (حاشیہ نسائی، ص:۳۶۰)

وہابیت کے اسی منحوس فتنہ نے جب ہندوستان کا رخ کیا تو کیا کچھ نہیں کیا اس کی تفصیل جاننے کے لئے ہندوستان کی تاریخ کا یہ باب بھی ملاحظہ کرتے چلیں۔

وطن عزیز ہندوستان جو اپنی متعدد خصوصیات کی بنیاد پر دنیا کے ممالک میں اپنی ایک منفرد شناخت وپہچان رکھتا ہے، یہاں قدرت کے بے بہا ذخائر موجود ہیں، پَربت وپہاڑ کا ایک طویل سلسلہ ہے، چاروں طرف سمندروں اور دریاؤں کا پہرہ ہے، ہر طرف ہریالی اور سرسبز وشادابی پھیلی ہوئی ہے، ہوا مشکبار ہے اور فضا پر بہار ہے، یہاں کے باشندے بلاتفریق مذہب وملت خوش وخرم فکر فردا سے بے خبر عیش وآرام، چین وسکون اور امن وعافیت کی زندگی جی رہے ہیں، کوئی اولاد پاکر خوش ہے، کوئی اپنے مال ودولت پر نازاں، کوئی باغ سجا کر مست وبے خود تو کوئی فصلیں اگانے میں محو، ہر طرف دولت کی فراوانی ہے، وطن عزیز کی یہی وہ عام خوبیاں تھیں کہ دنیا اسے سونے کی چڑیا کہنے پر مجبور ہوئی اور بارگاہ ہندوستان میں سب نے عقیدت کے خراج پیش کئے، ڈاکٹر اقبال نے اپنے محسوسات ومشاہدات کو یوں بیان کیا

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا..... ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا..... ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا

ہندوستان دنیا کی قدیم ترین آبادیوں میں سے ہے، کہتے ہیں کہ دنیا کا پہلا انسان حضرت آدم علیہ السلام جب جنت سے دنیا کی طرف تشریف لائے تو متحدہ ہندوستان ہی کی سرزمین کو آپ کے قدم نبوت کو بوسہ دینے کا شرف حاصل ہوا، وہ قدیم ہندوستان اپنی پوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آب وتاب کے ساتھ اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا، سب کچھ ٹھیک ٹھاک چل رہا تھا، مگر یہ ہندوستانیوں کا خوش وخُرّم رہنا اور امن وعافیت کی زندگی گذارنا انگریزوں کو ایک لخت نہ بھایا اور پھر یہ سونے کی چڑیا گوری چمڑی والوں کے نظر بغض وحسد کا شکار ہوگئی اور ایسی بری نظر لگی کہ پورا ملک تہہ وبالا ہوگیا۔ تجارت کے نام پر ایسٹ انڈیا کمپنی کی اجازت لی گئی، پس پردہ اس ملک کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑنے کی کوششیں تیز ہوتی گئیں اور اپنے ہی ملک کے میر جعفر، میر صادق اور ان جیسے زر خرید غداروں کی غداری سے انگریز اپنے مقاصد میں بہت جلد کامیاب ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے آزاد عظمت وشرافت کی جگہ غلامی کی ذلت وخواری نے لے لی، ہندوستان کی پُر امن اور مشکبار فضا میں آزادی کی سانس لینے والا ہر ہندوستانی غلامی کی زنجیروں میں جکڑ گیا اور طوق وسلاسل ان کا مقدر ہوگیا۔ انگریزوں نے ہندوستان میں اپنی حکومت کا سنگ بنیاد تو رکھ دیا، لیکن ساتھ ہی انہیں اپنی حکومت مُستحکم کرنے کی فکر بھی دامنگیر ہوئی، پھر چونکہ سب سے بڑا خطرہ ان کو مسلمانوں سے تھا کیونکہ ہندوستان کی حکومت انہوں نے مسلمانوں ہی سے چھینی تھی اس لئے انہوں نے غور وخوض کے بعد یہ طئے کیا کہ جب تک قوم مسلم کا ایمان واسلام باقی اور ان کی اجتماعی قوت برقرار ہے اس وقت تک ہندوستان میں انگریزی حکومت کا قدم مکمل طور سے نہیں جَم سکتا لہذا مسلمانوں کو ان کے ایمان وعقیدہ سے برگشتہ کرنا اور ان کی اجتماعی طاقت کو پاش پاش کر دینا انتہائی ضروری ہے پھر اس خطرناک اسکیم کے تحت انگریزوں نے کرائے کے مولویوں، مولوی اسمٰعیل دہلوی، سید احمد رائے بریلوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی، اشرف علی تھانوی، سمیت متعدد مولویوں اور خودغرض لیڈروں کو اس کام پر تیار کیا۔ پھر ان وطن فروش مولویوں نے ہندوستان میں صدیوں سے ایک عقیدہ اور مسلک پر جمے، ایک ہی رسم ورواج اور تہذیب وتمدن کے خوگر، خانقاہوں اور درگاہوں سے وابستہ، انبیا، اولیا اور علما سے عقیدت ومحبت رکھنے

والے مسلمانوں کے مابین کیسے کیسے فتنے وفساد برپا کئے اور ان کے آپسی اتحاد واتفاق کو کیسے پاش پاش کیا اس کی تفصیل ہم آگے بیان کریں گے، سر دست ان وطن فروشوں کی انگریز نوازی اور انگریز سے ان کی وفاداری کی کچھ جھلکیاں ملاحظہ کر لیجئے۔ حیات طیبہ صفحہ 296، مرتبہ مرزا حیرت دہلوی، اور تواریخ عجیبہ صفحہ 73، میں ہے: کلکتہ میں جب مولانا اسمٰعیل نے جہاد کا وعظ فرمانا شروع کیا ہے اور سکھوں کے مظالم کی کیفیت پیش کی ہے تو ایک شخص نے دریافت کیا، آپ انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ آپ نے جواب دیا، ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں، ایک تو ان کی رعیت ہیں، دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کے ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست اندازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح کی آزادی ہے۔ بلکہ ان کے اوپر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنے گورنمنٹ پہ آنچ نہ آنے دیں"۔ اکابر علماء وہابیہ ودیابنہ کی انگریز دوستی کے لئے کیا اس سے بھی کوئی کُھلی دلیل ہوسکتی ہے؟ سینکڑوں کلومیٹر کی مَسافت پر سِکھوں سے جہاد تو واجب ہے مگر وہ ظالم انگریز جس نے بہادر شاہ ظفر کے لڑکوں کا سر کاٹ کر باپ کے ناشتہ میں بھیجا ہو، بیس ہزار علماء اور پانچ لاکھ عام مسلمانوں کو پھانسی کے تختہ پر لٹکایا ہو، مساجد وخانقاہوں کی بے حرمتی کی ہو اس سے جہاد واجب نہیں، بلکہ ایسے ظالم وجابر حکومت پر اگر کوئی حملہ کرے تو مسلمانوں کو انگریز کی حمایت میں اس سے لڑنا واجب ہے تا کہ انگریز کے دامن پر کوئی آنچ نہ آسکے گرچہ اپنا وطن عزیز ہندوستان لہولہان ہو جائے؟۔

ساتھ ہی مولوی اسمٰعیل کے پیر ومرشد سید احمد رائے بریلوی کا یہ مقولہ بھی سن لیں۔ تواریخ عجیبہ صفحہ 91، پر ہے: سرکار انگریز پر کس سبب سے جہاد کریں اور خلاف اصول مذہب طرفین کا خون بلاسبب گرادیں"۔ کیا بات ہے انگریز کے خلاف جہاد کرنا تو خلاف اصول مذہب ہے لیکن اسی انگریز کی حمایت میں مسلمانوں کا بے دریغ خون بہانا اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

افغانی پٹھانوں سے جہاد کرنا عین اسلام ہے؟۔ یہی سید احمد جس کے نزدیک انگریز سے جنگ کرنا خلاف اصول مذہب ہے لیکن مسلمانوں کا خون بہانا اس کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں اور اس نے ایسا کر کے بھی دکھایا کہ پہلی جنگ مسلمانوں ہی سے کیا دیکھئے تذکرۃ الرشید حصہ دوم صفحہ270 رمیں ہے: حضرت "مولوی رشید احمد گنگوہی" نے اس سلسلہ میں فرمایا کہ حافظ جانی ساکن انبیٹھ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ ہم قافلوں میں ہمراہ تھے۔ بہت سی کرامتیں وقتاً فوقتاً حضرت سید صاحب سے دیکھیں، مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی اور مولوی محمد حسین صاحب رام پوری بھی ہمراہ تھے اور یہ سب حضرات سید صاحب کے ہمراہ جہاد میں شریک تھے۔ سید صاحب نے پہلا جہاد مسمّٰی یار محمد خان حاکم یاغستان سے کیا تھا۔ اسی عبارت سے قارئین پر واضح ہو گیا کہ انگریزوں نے سید احمد رائے بریلوی اور اسمٰعیل دہلوی کو سکھوں سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا یا افغانی مسلمانوں سے؟ وہابیت و دیوبندیت کے یہ دونوں سپہ سالار مسلمانوں سے جنگ کرنے اور خون مسلم سے وضو کرنے ہی کو اپنی بڑی سعادت سمجھتے تھے یہ تو ٹھہرے انگریز کے وفادار اور نمک حلال بھلا یہ سکھوں سے جنگ کیوں کرتے۔ یہ محض دعویٰ نہیں ہے بلکہ اس کی شہادت بھی آپ انہیں کے گھر سے ملاحظہ کیجئے۔ سیرت سید احمد، حصہ اول صفحہ190 رمرتبہ مولوی ابوالحسن علی ندوی میں ہے: اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں میں کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں؟ حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں موجود ہوں۔ انگریز گھوڑے پر سے اترا اور ٹوپی ہاتھ میں لے کر کشتی پر پہنچا اور مزاج پرسی کے بعد کہا تین روز سے میں نے اپنے ملازم کو یہاں کھڑا کر دیا تھا کہ آپ کی اطلاع کریں۔ آج انھوں نے اطلاع دی کہ اغلب یہ ہے کہ حضرت قافلہ کے ساتھ تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں۔ یہ اطلاع پا کر غروب آفتاب تک میں کھانے کی تیاری

میں مشغول رہا۔ سید صاحب نے حکم دیا کہ کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کر لیا جائے۔ کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز دو تین گھنٹے ٹھہر کر چلا گیا۔

مذکورہ بالا عبارت کی تشریح بھی خطیب مشرق کی زبانی سنتے چلئے: مندرجہ بالا عبارت نے اسماعیلی نام نہاد تحریک جہاد کو اس قدر عُریاں و بے نقاب کر دیا ہے کہ اس جنگ زرگری کی کوئی بھی کڑی محل خفا میں نہ رہ گئی۔ بار بار اس عبارت کو پڑھیئے اور اندازہ کیجئے کہ سید صاحب اور اسمٰعیل صاحب انگریزوں کے اشارے پر کیسا دلفریب ڈرامہ کھیل رہے تھے۔ مجاہدین تو لڑنے کے لئے جا رہے تھے مگر انگریز ہر منزل پر کھانا ناشتہ لئے حاضر ہے اور گھنٹہ دو گھنٹہ نہیں مسلسل تین روز تک سید صاحب کی آمد کا انتظار ہوتا رہا۔ ادب و احترام کا یہ عالم کہ انگریز ٹوپی ہاتھ میں لے کر حاضر ہوا۔ (انگریزوں کے یہاں ادب کا یہی طریقہ ہے) کھانا تھوڑا سا نہیں بلکہ چند پالکیوں میں لے کر حاضر ہوا جو پورے قافلے پر تقسیم کر دیا گیا۔ سید صاحب انگریز سے اس قدر گھل مل گئے ہیں کہ اب مولانا صاحب نہیں بلکہ پادری صاحب ہو گئے۔ انگریز نے پوچھا کہ پادری صاحب کہاں ہیں؟ تو سید صاحب نے بلا تامل جواب دیا کہ میں یہاں ہوں۔ خیال فرمائیے اس سوال و جواب میں کوئی اجنبیت و یگانگت نہیں محسوس ہو رہی بلکہ سوال و جواب کسی پرانی رسم و راہ کی روشن دلیل ہیں۔ انگریز کے علم میں یہ بات ہے کہ آج ہمارے زر خرید غلاموں کا قافلہ ادھر سے گزرے گا اور پادری صاحب (سید صاحب) کو یہ معلوم ہے کہ ہمارے ان داتا (انگریز) ہماری خاطر تواضع کے لئے حاضر باش ہوتے رہیں گے۔ یہ الٹی منطق سمجھ میں نہ آئی کہ جہاد کے لئے تو سید صاحب اور مولوی اسمٰعیل صاحب جا رہے ہیں مگر راشن کا انتظام انگریز بہادر کے ہاتھ ہے۔ انگریز دس پانچ منٹ نہیں بلکہ مسلسل تین گھنٹے تک امیر کارواں (سید صاحب) کی خدمت میں حاضر رہا۔ (خون کے آنسو۔ص:۲۶،۲۷)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کی انگریز دوستی کا یہ نمونہ دیکھئے۔

مُکالمۃ الصدرین صفحہ 10,11، میں ہے: ''مولوی شبیر احمد صاحب دیوبندی صدر جمعیۃ الاسلام کلکتہ نے مولوی حفظ الرحمٰن صاحب کے جواب میں کہا کہ دیکھئے مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے اور آپ کے مُسلّم بزرگ و پیشوا تھے، ان کے متعلق بعض لوگوں کو کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ان (یعنی مولانا تھانوی) کو چھ سو روپے ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے جاتے تھے''۔ علماء وہابیہ ودیابنہ کی انگریز دوستی کی کہانیاں سنتے چلئے۔ تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ 73، میں ہے: ''بعض کے سروں پر موت کھیل رہی تھی۔ انھوں نے کمپنی (انگریزی حکومت) کے امن وعافیت کا زمانہ قدر کی نگاہ سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم کیا''۔ اسی تذکرۃ الرشید حصہ اول صفحہ 80، میں ہے: ''جب میں حقیقت میں سرکار (برٹش) کا فرماں بردار ہوں ان جھوٹے سے میرا بال بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے''۔ کیا اب بھی ان کی انگریز دوستی سے انکار کیا جاسکتا ہے؟ وہ جو مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل چکا ہو، جس نے مسلمانوں کی لاشوں کو درختوں پر لٹکا کر چیل کووں سے نُچوایا ہو، وہی جس نے مساجد کو گھوڑوں کی لید سے ناپاک کیا ہو، وہ انگریز جس نے ہندوستان کی پُر امن فضا میں نفرت وتعصب کا زہر گھول دیا ہو، وہی انگریز مولوی رشید احمد گنگوہی کی نظر میں رحم دل ہے، اور اس کا زمانہ امن وعافیت کا زمانہ ہے۔ وہ انگریز آں جناب کا آقا و مالک ہے۔ پھر بھی یہ دعویٰ کہ ہم نے ہی ملک کو انگریزوں کے تسلط سے آزادی دلائی ہے۔ ہم نے ہی جہاد کا فتویٰ دیا ہے۔ سچ ہے

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام..... تم قتل بھی کرتے ہو تو چرچا نہیں ہوتا

حالانکہ اس وقت ضرورت اس بات کی تھی کہ دین وملت بچانے کے لئے

نہیں تو کم سے کم عزت وآبرو کی زندگی گذارنے کے لئے ہندوستان کے مسلمان متفق ومتحد ہو کر اپنی بچی کھچی توانائیوں کو اکٹھا کرکے انگریز عفریت سے نجات حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرتے جیسا کہ ہمارے علمائے اہل سنت کر رہے تھے۔ اس پہلو کو اجاگر کرنے کے لئے 1857ء کو نگاہوں کے سامنے لایئے اور علمائے اہل سنت وجماعت کی بے لوث قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کیجئے۔

سب سے پہلے گروہ علمائے اہل سنت ہی سے علامہ فضل حق خیر آبادی، مفتی عنایت احمد کاکوری، مفتی صدر الدین آزردہ دہلوی، مولانا احمد اللہ مدراسی، مولانا فیض احمد بدایونی، مولانا کفایت علی کافی مراد آبادی، مولانا لیاقت علی الہ آبادی، سید مبارک شاہ رام پوری اور مفتی رضا علی خان بریلوی وغیرہم نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر کیا، اپنے اپنے علاقوں میں اس فتویٰ کی خوب تشہیر کی، ملک بھر میں ایثار وقربانی کی عام لہر پیدا کردی اور یہی فتویٰ حصول آزادی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ جس کی پاداش میں ان علمائے حق پر ظلم وستم کے جو پہاڑ توڑے گئے وہ ایک خون کے آنسو رلانے والی داستان ہے۔ نمناک آنکھوں سے صرف ایک اقتباس پاسبان ملت کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے ''انگریز حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی کی پیشانی پر اپنا مستقبل پڑھ رہے تھے کہ یہی وہ نڈر و بے باک مرد مجاہد ہے جس کے فتوے سے ہندوستان کی زمین پر زلزلہ آئے گا اور انگریزی حکومت یک لخت کانپ اٹھے گی جس کی پاداش میں اسے قید وبند کی سختیاں بھی جھیلنی پڑیں گی اور جزیرہ اَنڈمان کی مسموم فضاؤں میں جُھلسنا بھی ہوگا مگر غیرت وخودداری کا یہ پُتلا اپنا فتویٰ واپس لینے پر آمادہ نہ ہوگا۔ چنانچہ اہل علم پر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جزیرہ انڈمان میں جس وقت علامہ فضل حق اپنے بستر موت پر تھے، اٹھنے، بیٹھنے کروٹ بدلنے سے مجبور تھے، بغیر کسی سہارے کے بیٹھ نہ سکتے تھے، زندگی کا آخری وقت تھا، موت قدم چومتی ہوئی آرہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تھی اور حیات بلائیں لے کر رخصت ہو رہی تھی زندگی کے ایسے نازک مرحلے پر آپ کی غیرت ایمانی کا ایسا سنگین امتحان لیا گیا جس کی مثال شاذ و نادر ہی کہیں مل سکے گی۔ چنانچہ اسی کرب و اضطراب کی حالت میں ایک انگریز افسر آیا اور اس نے حضرت علامہ سے کہا کہ آپ محض اتنا فرمادیں کہ مجھے اپنے اس فتوے پر افسوس ہے جو میں نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا ہے تو میں ابھی ابھی آپ کو رِہا کر دیتا ہوں اور اپنے زیرِ انتظام آپ کے بال بچوں میں پہنچائے دیتا ہوں۔ بستر مرگ کا وہ نحیف و ناتواں جو بیٹھ کر دوا پینے سے معذور تھا اتنا سنتے ہی گرجدار آواز کے ساتھ اٹھ کر بیٹھ گیا اور انگریز افسر سے فرمایا کہ مجھے ایسی ایک نہیں ہزار زندگی دی جائے تو فضل حق یہی کہے گا کہ انگریزوں سے جہاد فرض ہے۔ (خون کے آنسو) علماء اہل سنت کا انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دینا ان کے نزدیک یہی وہ سنگین جرم تھا جس کی پاداش میں ان علماء اہل سنت کو جیل کی سلاخیں ملیں، کالا پانی کی سزا ملی، پھانسی کے پھندے ملے، ان کی لاشوں کو عبرت بنانے کے لئے درختوں پر لٹکائی گئیں۔ مگر یہ علماء اہل سنت ہی تھے کہ ساکنان ہند کو آزادی کی نعمت سے پھر سے شادکام کرانے کے لئے اپنے جہاد کے فتویٰ پر کوہ گراں کی طرح اٹل رہے، اپنا سب کچھ قربان کر دیا، مسکرا کر پھانسی کے پَھندے کو بوسہ دیا، سولی پر لٹک کر بھی ہنستے رہے، ہر طرح کی کلفت واذیت برداشت کر کے بھی پیشانی پر بل نہ آنے دیا۔ مگر اس کے برعکس انگریز کے وفادار، نمک خوار، وظیفہ بٹورنے والے، انگریز کے ظلم و ستم کو رحم و کرم سے تعبیر کرنے والے، انگریز سے جہاد کرنے والوں کو ظالم و باغی کہنے والے، وطن فروش، بے ایمان، زرخرید صاحبان جبہ و دستار علمائے وہابیہ و دیابنہ انگریزوں سے ساز باز کر کے اپنی کوٹھیوں میں جس طرح دادِ عیش دے رہے تھے اس کا نمونہ آپ حضرات نے اوپر ملاحظہ کر لیا ہے۔ اب اس کا دوسرا رخ جو انگریزوں کا بنیادی مقصد تھا، ان زرخرید مولویوں کے ذریعے مسلمانوں کے آپس میں پھوٹ ڈالنا، فتنے وفساد برپا کرنا، اس میں وہ کس حد تک کامیاب ہوئے ملاحظہ کرتے چلیئے۔

وہابی جماعت کے امام الطائفہ مولوی اسمعیل دہلوی نے اپنے ابا و اجداد کے اثر و رسوخ سے غلط فائدہ اٹھاتے ہوئے انگریز کے اشارے پر محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب ''التوحید'' کا (یہ ابن وہاب وہی ہے جس کے کرتوت کا ماقبل میں ذکر ہوا) مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کی نیت سے اردو میں ترجمہ کیا اور اس کا نام ''تقویۃ الایمان'' رکھا، مولوی اسمعیل نے خود اس بات کا اظہار کیا ہے کہ یہ کتاب باعث فتنہ وفساد ہے، چنانچہ ارواح ثلاثہ، ص:۸۱، میں ہے: میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدُّد بھی ہو گیا ہے مثلاً ان امور کو جو شرک خفی تھے شرک جَلی لکھ دیا گیا ہے۔ ان وجوہ سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے سورش (جھگڑا) ضرور ہو گی۔ گو اس سے سورش ہو گی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ تقویۃ الایمان کتاب کے منظر عام پر آتے ہی مولوی اسمعیل کی یہ توقع پوری ہو گئی۔ اس سے مسلمانوں میں لڑائی جھگڑا، قتال و خونریزی ہوئی، اور اب تک ہو رہی ہے۔ مسلمانوں کا شیرازہ منتشر ہو گیا، گھر گھر اختلاف پیدا ہوا، بھائی بھائی کا دشمن ہو گیا، اور ہو رہا ہے۔ یہ بات بھی یہاں دلچسپی سے خالی نہیں کہ جو کتاب جذبۂ توحید کے تحت لکھی گئی اس کی پہلی اشاعت انگریز کا ادارہ ''رائل ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ'' سے ہوئی اور انگریزوں نے اس کتاب کو مفت میں تقسیم کیا۔ اسی سے اس کتاب کی حقیقت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس کی بھی تھوڑی تفصیل مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ کی زبانی سن لیجئے: اب مسلمان اپنے سینے پر پتھر کی سِل رکھ کر سنیں۔ تقویۃ الایمان کو انگریزوں نے مفت تقسیم کیا۔ ڈاکٹر قمر النساء ایم. اے نے عربی میں ایک بہت ہی تحقیقی کتاب ''العلامہ فضل حق الخیرآبادی'' لکھی ہے جس پر عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن نے انھیں ڈاکٹریٹ کا ڈپلوما دیا ہے۔ اس کتاب کو مکتبہ قادریہ لاہور نے بہت اہتمام اور آب و تاب سے چھاپا ہے۔ اس کے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

صفحہ ۱۸۷،۱۸۸/ پر ہے:شاع کتاب تقویۃ الایمان اولا من رائل ایسیاٹک سوسائٹی(ROYALASIATICSOCIETY)وقد اعترف البروفیسر محمد شجاع الدین (المتوفی،۱۹۶۵ء)رئیس قسم التاریخ بکلیۃ دیال سنگھ بلاھور.فی مکتوبۃ الی البروفیسر خالد البزمی بلاھور ان الانجلیزیین قد وضعوا کتاب تقویۃ الایمان بغیر ثمن (سیف الجبار،ص:۱۸،۱۹،بحوالہ الجریدۃ تبصرۃ لاھور)تقویۃ الایمان پہلی بار(کلکتہ)رائل ایشیاٹک سوسائٹی نے چھاپی اور پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبۂ تاریخ،دیال سنگھ کالج لاہور نے اپنے ایک خط میں جوانھوں نے لاہوری پروفیسر خالد بزمی کو لکھا تھا یہ اعتراف کیا ہے کہ انگریزوں نے تقویۃ الایمان مفت تقسیم کی۔رائل ایشیاٹک سوسائٹی انگریزوں کا خاص ادارہ ہے۔اب ہر دیندار خداترس کو سوچنا یہ ہے کہ جو کتاب دیوبندی مذہب کے قطب الارشاد گنگوہی صاحب کے فتویٰ کے مطابق عین اسلام ہے۔اسے پہلی بار چھاپنے کی سعادت بھی انگریزوں کے حصے میں آئی اور اسے بلا قیمت مفت تقسیم کرنے کی بھی۔آخر تقویۃ الایمان اور انگریز میں کیا رشتہ تھا۔وہ انگریز جو اس وقت پورے ہندوستانیوں کو تثلیث پرست بنانے کے لئے پوری قوت صرف کئے تھا''توحید خالص سے لبریز''کتاب چھاپ کر مفت تقسیم کررہا ہے،پھر ذرا یہ بھی ملاحظہ فرمائیں،کتاب لکھی گئی دہلی میں اور چھپ رہی ہے کلکتہ میں اور چھاپ رہا ہے انگریزوں کا ادارہ۔دیوبندیوں کا عین اسلام اور توحید خالص تقویۃ الایمان انگریزوں کو اتنی بھائی کہ اس کا انگریزی ترجمہ لندن میں شائع کیا۔سرسید احمد خان لکھتے ہیں:جن چودہ کتابوں کا ذکر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے اپنی کتاب میں کیا ہے ان میں ساتویں کتاب تقویۃ الایمان ہے۔چنانچہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی(لندن)کے رسالہ(ج ۱۳/ ۱۸۵۲ء)میں چھپا۔(سنی دیوبندی اختلافات کا منصفانہ جائزہ،ص:۳۷،۳۸،۳۹)

اب آیئے انگریزوں کے ایما واشارے پر لکھی گئیں چند کتابوں''تقویۃ الایمان،صراط مستقیم،تحذیر الناس،حفظ الایمان،براہین قاطعہ اور رسالہ یکروزی سے کچھ گندی،پھوہڑ،ایمان سوز اور اللہ ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گستاخی پر مشتمل عبارتیں آپ کے سامنے پیش کریں جس سے آپ کو بھی اندازہ ہو جائے گا کہ یہ وہابی ودیوبندی جماعت بشمول تمام شاخوں کے،اس کی بنیاد ہی پڑی ہے اللہ ورسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اولیائے کرام کی شانوں میں گستاخی و بے ادبی کرنے کے لئے اور انگریزوں کو راضی اور خوش کرنے کے لئے۔ملاحظہ کیجئے۔مولوی اسمٰعیل دہلوی لکھتا ہے:ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا(نبی ہو یا ولی)وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے(تقویۃ الایمان،ص:۱۹)رسول خدا کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا(تقویۃ الایمان،ص:۷۵)رسول خدا مر کر مٹی میں مل گئے ہیں(تقویۃ الایمان،ص۷۹)جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں(تقویۃ الایمان،ص:۵۲)اللہ کے سوا کسی کو نہ مان(تقویۃ الایمان،ص:۲۳)زنا کے خیال سے(نماز میں)اپنی بیوی سے جماع کا خیال بہتر ہے اور شیخ اوران جیسے معظمین خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں کی طرف اپنی توجہ کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کے تصور میں استغراق سے کہیں زیادہ برا ہے(صراط مستقیم،ص:۸۴)الیاء وانبیاء وامام زادہ پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے(تقویۃ الایمان،ص:۷۸)خدائے تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے(رسالہ یکروزی،ص:۱۴۵)بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی لکھتا ہے:اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔(تحذیر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

الناس،ص:۲۸)اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو،سو عوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں(تحذیرالناس،ص:۳)

تنبیہ:مولوی قاسم نانوتوی بشمول علماء دیوبند کی کھلی بدتمیزی اور بے ادبی یہ بھی ہے کہ یہ لوگ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام اقدس کے ساتھ پورا درود ''صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم''نہیں لکھتے بلکہ ایسے مُہمل الفاظ سے اشارہ کر دیتے ہیں مثلاً صلعم،ص،ء،وغیرہ حالانکہ علمائے کرام نے اس طرح کے مُہمل الفاظ جن کے کوئی معنی نہیں،لکھنے سے منع فرمایا ہے۔یونہی یہ لوگ صحابۂ کرام،اولیائے عظام کے ناموں کے اوپر رحمۃ اللہ علیہ یا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ صرف رح یا رض لکھتے ہیں یہ بھی ممنوع ہے۔علامہ سید احمد طحطاوی حاشیۂ دُرِّمختار میں فرماتے ہیں:یکرہ الرمز بالصلوۃ والترضی بالکتابۃ بل یکتب کلہ بکمالہ اھ۔درود اور ترضی لکھنے میں رمز(اشارہ)مکروہ بلکہ یہ پورا پورا لکھا جائے گا۔(فتاوی رضویہ،ج:۳،ص:۸۱)امام نووی نے شرح مسلم میں تحریر فرمایا ہے:ومن اغفل ھذا حرم خیرا عظیما وفوت فضلا جسیما۔جو اس سے(یعنی پورا درود لکھنے سے)غافل ہوا وہ اجر عظیم اور بڑے فضل سے محروم رہا۔(فتاوی افریقہ،ص:۲۶)مولوی قاسم نانوتوی کے مخدوم رشید احمد گنگوہی کی دَرِیدہ دہنی دیکھئے وہ لکھتا ہے:الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان وملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے؟کہ شیطان وملک الموت کو یہ(علم کی)وُسعت نَص سے ثابت ہوئی۔فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا

ہے۔(براہین قاطعہ،ص:۵۵)دیوبند کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتا ہے:پھر یہ کہ آپ(صلی اللہ علیہ وسلم)کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید عمر بلکہ صبی ومجنون بلکہ حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے(حفظ الایمان،ص:۱۳)

علماء وہابیہ دیوبندیہ کی درج بالا عبارتیں ہم نے بغیر کسی تبصرہ کے نقل کردیا ہے اور صحیح بات تو یہ ہے کہ صریح گمراہیت وکفر پر مشتمل یہ عبارتیں ہرگز محتاج تبصرہ نہیں بلکہ وہ عبارتیں خود ہی پکار پکار کر اپنی گمراہیت وکفر کا اعلان کررہی ہیں۔علماء وہابیہ دیوبندیہ کی انگریز وفاداری کی یہ چند مثالیں ہیں۔ان وطن فروش وزر خرید مولویوں نے انگریز کے مشن کو فروغ دینے کیلئے کیا کیا گل نہیں کھلائے۔واضح ہو کہ انگریز کا مشن یہ تھا کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر انھیں پاش پاش کردیا جائے،ان کے اتحاد کو ایسی کاری ضرب لگائی جائے کہ مدتوں اس ضرب کی ٹیس میں سسکتے،بلکتے رہیں،ان کے مابین فتنہ وفساد کا بازار ایسا گرم کردیا جائے کہ اس کی حرارت وتپش میں جھلستے رہیں،جذبۂ سرفروشی کو کچل کر نفاق کا بیج بودیا جائے،آپسی خانہ جنگی میں ایسا الجھا دیا جائے کہ پھر کبھی انگریز کے سامنے سر ابھارنے کی جرأت نہ کرسکیں۔انگریز کے ان مقاصد کی تکمیل کے لئے وہابی مولویوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اس کی کچھ جھلکیاں آپ نے انھیں کی کتابوں سے حوالہ جات کے ساتھ ملاحظہ کیا جس کا خلاصہ علماء وہابیہ کے الفاظ میں یہ ہے کہ:اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نیا نبی آسکتا ہے۔نماز میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف توجہ کرنے سے جانوروں کی طرف توجہ کرنا بہتر ہے۔رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مرکر مٹی میں مل گئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہیں۔اللہ کے نبی ہمارے بڑے بھائی ہیں۔شیطان وملک الموت کا علم تو نص سے ثابت ہے لیکن حضور علیہ السلام کا علم نص سے ثابت نہیں بلکہ آپ کے لئے وسعت علم ثابت کرنا شرک ہے۔نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم بچوں، پاگلوں بلکہ چوپایوں کے علم کی طرح ہے۔معاذ اللہ رب العلمین۔ان ایمان سُوز اور کفریہ باتوں سے بھی جب ان مولویوں کا کلیجہ ٹھنڈا نہ ہوا، ہوسکتا ہے کہ ان کا آقا انگریز ابھی بھی خوش نہ ہوا ہو، تو بڑا سخت قانون بنایا، وہ قانون یہ ہے کہ: جو یارسول اللہ کہا وہ کافر۔جس نے یاغوث پکارا وہ مُشرک۔جس نے اپنے لڑکے کا نام عبدالنبی، امام بخش، غلام محی الدین یا غلام معین الدین رکھا وہ مشرک۔میلاد شریف کی محفل قائم کرنے والا مشرک۔کھڑے ہوکر سلام پڑھنے والا مشرک۔دولھا کے سر پر سِہرا باندھنے والا مشرک۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر وناظر سمجھنا کفر۔اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے مدد مانگنا کفر۔اولیائے کرام کو پکارنا کفر۔نیاز وفاتحہ جرم۔قبر پر اذان دینا جرم۔عرس منانا جرم۔انبیاء کرام اور اولیائے عظام کے مزارات پر حاضری کے لئے جانا حرام۔سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سبیل لگانا حرام وغیرہ وغیرہ۔الغرض تیرہ چودہ سو سال سے زیادہ قدیم اور پرانے مقدس اسلام کی صورت بگاڑنے میں ان مولویوں نے کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا، کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔کفر وشرک کا فتویٰ تو ان کے یہاں ٹکے کے بھاؤ بکتا ہے۔انگریزوں کی وفاداری میں ان مولویوں کی جو کارکردگیاں اور خدمات ہیں وفا کی دنیا میں اس کی مثالیں کم ہی ملیں گی۔

اس کے باوجود اگر کوئی ان خبثاء وہابیہ ودیابنہ کی پیروی کرے، انھیں اپنا پیشوا جانے تو اس پر سوائے ماتم کے اور کیا کیا جاسکتا ہے۔ایسوں کے لئے ہمارا یہ اعلان ہے:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں گر مان گیا

مسلمانان اہل سنت سے پیاری گذارش

پیارے سنی بھائیو! جن لوگوں کے عقیدے اتنے گندے ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو بھی (معاذ اللہ) جھوٹا بنانے کی کوشش کرے، تو کیا ایسے لوگوں سے ہمیں کوئی تعلق، دوستی، محبت اور میل جول رکھنا چاہیئے؟ نہیں ہرگز نہیں رکھنا چاہیئے۔یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ (التوبہ،۹/۸۴) اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ ورسول سے منکر ہوئے اور فِسق ہی میں مرگئے۔اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (الانعام،۱۶/۶۸) اور جو کہیں تجھے شیطان بھلادے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

یہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بھی حکم ہے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: سيكون في آخر امتي اناس يحدثونكم بما لم تسمعوا انتم ولا اباء كم فاياكم واياهم (مسلم شریف، ج:۱، ص:۹) میری امت کے آخر میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو تم سے ایسی باتیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے سُنا اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنا ہے (جب ایسے لوگ ظاہر ہوجائیں) تو تم لوگ ان سے بچتے رہنا اور اپنے کو ان سے دور رکھنا۔یقیناً وہابیوں، دیوبندیوں نے جو اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ معاذ اللہ، ''اللہ جھوٹ بول سکتا ہے'' ''رسول اللہ مر کر مٹی میں مل گئے'' یہ باتیں ایسی ہیں جن کو نہ ہم نے سنا تھا اور نہ ہمارے باپ دادا نے۔تو نتیجہ نکلا کہ ہمیں اللہ ورسول نے انھیں لوگوں سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔اور اللہ ورسول کے انھیں گستاخوں کے بارے میں سرور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ حکم صادر فرمایا: ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم وان لقيتموهم فلاتسلموا عليهم ولاتجالسوهم ولاتشاربوهم ولاتواكلوهم ولاتناكحوهم ولاتصلوعليهم ولاتصلو معهم (ابوداؤد، ابن ماجہ، عقیلی، ابن حبان، کی روایتوں کا مجموعہ) اگر یہ بدمذہب بیمار پڑیں تو عیادت کو نہ جاؤ اور اگر وہ مرجائیں تو جنازے پر حاضر نہ ہو اور جب ان سے ملو تو سلام نہ کرو اور ان کے پاس نہ بیٹھو اور ان کے ساتھ نہ پیو اور ان سے شادی بیاہ نہ کرو اور ان کے جنازے کی نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔

بدمذہبوں سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلوک کیسا تھا ملاحظہ کیجئے: امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف سے تشریف لا رہے ہیں راہ مین ایک مسافر ملتا ہے اور سوال کرتا ہے کہ میں بھوکا ہوں آپ ساتھ چلنے کا اشارہ فرماتے ہیں وہ پیچھے پیچھے کاشانۂ اقدس پر پہنچتا ہے امیر المؤمنین خادم کو کھانے لانے کے لئے حکم دیتے ہیں خادم کھانا لاتا ہے اور دسترخوان بچھا کر سامنے رکھتا ہے، کھانا کھانے میں وہ مسافر بدمذہبی کے کچھ الفاظ زبان سے نکالتا ہے، امیر المؤمنین خادم کو حکم فرماتے ہیں کہ کھانا اس کے سامنے سے فوراً اٹھاؤ اور اس کا کان پکڑ کر باہر کردو خادم اسی دم حکم بجالاتا ہے

شیر خدا مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دشمن خدا اور رسول کے ساتھ سلوک دیکھئے: ہر وہ شخص جو تاریخ وسیرت سے واقف ہے اس پر خوب روشن ہے کہ شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے اپنے زمانے کے مسلمان کہلانے والے بدمذہب خارجیوں کی نماز، قرآن خوانی، روزہ اور دیگر عبادات کا پاس ولحاظ نہ فرمایا ان کے آگے یارانہ ودوستانہ کا ہاتھ نہ بڑھایا ان کو اپنا دینی اسلامی بھائی قرار نہ دیا، ان سے میل جول روا نہ رکھا بلکہ ان کے فتنہ وفساد، ان کی بدمذہبی کے باعث ان پر قتال وجہاد فرمایا۔ مسلمانوں کو اَلْحُبُّ فِي اللّٰہِ وَالْبُغْض

فِي اللّٰہِ کا سبق پڑھاتے ہوئے آپ نے اور آپ کی فوج نے پانچ ہزار خارجی غیرمقلدوں کو قتل کیا جن میں مولوی، عالم، قاری سبھی طرح کے لوگ تھے (سوانح اعلیٰ حضرت، ص:۱۴۴)

گستاخان خدا ورسول کی نحوست کا اندازہ صحابہ کرام کے اس کردار وعمل سے کرسکتے ہیں کہ وہ حضرات اپنی نسلوں کو ان سے دور رہنے کی کس طرح تلقین کررہے ہیں ملاحظہ کیجئے: عینی شرح بخاری میں ہے: كان عبد الله ابن عمر وابن عباس وابن ابی اوفیٰ وجابر وانس بن مالک و ابو هريرة وعقبة ابن عامر واقرانهم رضی الله عنهم يوصون الیٰ اخلافهم بان لا يسلموعلى القدرية ولا يعودوهم ولا يصلواخلفهم ولايصلوا عليهم اذا ماتوا (عینی، ج:۱۱، ص:۱۴۰) عبداللہ ابن عمر، عبداللہ ابن عباس، ابن ابی اوفیٰ، جابر، انس بن مالک، ابوہریرہ اور عقبہ بن عامر وغیرہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم (اپنے زمانے کے مسلمان کہلانے والے قدری بدمذہبوں کے بارے میں) اپنی نسلوں کو سخت تاکید فرماتے تھے کہ ان لوگوں کو سلام نہ کرنا، ان کی عیادت نہ کرنا، ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنا، اور ان میں جب کوئی مرجائے تو ان کی نماز جنازہ نہ پڑھنا۔

جلیل القدر تابعی حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کا برتاؤ بدمذہبوں کے ساتھ کتنا سخت ہے اندازہ کیجئے: سنن الدارمی میں ہے: دخل رجلان من اصحاب الاهواء على ابن سيرين فقالا يا ابابكر نحدثك بحديث فقال لا ،قالا نقرء عليك اٰية من كتاب الله، قال لا، لتقومان عنی او لاقومن ،قال الراوی فخرجا فقال بعض القوم يا ابا بكر! وما عليك ان يقرء عليك اٰية من كتاب الله ،قال انی خشيت ان يقرء علی اٰية فيحرفانه فيقوذ ذلک فی قلبی (سوانح اعلیٰ حضرت، ص:۱۴۴) حضرت امام محمد بن سیرین رضی اللہ عنہ کی مجلس میں دو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بدمذہبوں نے آکر عرض کی کہ حضرت ہم آپ کے سامنے ایک حدیث بیان کرنا چاہتے ہیں آپ نے جواب دیا کہ نہیں (میں سننے کے لئے تیار نہیں ہوں) ان دونوں نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ہم قرآن شریف کی کوئی آیت پڑھیں، آپ نے فرمایا نہیں، تم لوگ یا تو میرے پاس سے چلے جاؤ ورنہ میں یہاں سے اٹھتا ہوں۔تب وہ دونوں چلے گئے۔پھر حاضرین مجلس میں سے کسی نے کہا کہ حضرت! اگر وہ قرآن مجید کی کوئی آیت پڑھتے تو سننے میں آپ کا کیا بگڑتا تھا۔آپ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہوا کہ وہ آیت کریمہ پڑھکر اس کے معنیٰ میں کچھ تحریف (تبدیلی) کردیں پھر وہی معنیٰ میرے دل میں جم جائے (اور معاذ اللہ تعالیٰ میرا عقیدہ بگڑ جائے اس لئے میں سننے کے لئے راضی نہ ہوا)

پیارے سنی بھائیو! یہ عبرت کا مقام ہے کہ جب صحابۂ کرام اپنی اولاد و نسل کو ان بدمذہبوں سے دور رہنے کی تلقین کررہے ہیں۔جلیل القدر عالم سیدنا محمد بن سیرین جیسا علوم دینیہ کا امام اپنے دین و ایمان کی حفاظت کی خاطر بدمذہب مسلمان کی زبان سے قرآن وحدیث سننے کے لئے تیار نہیں تو تمہارے لئے یہ کیونکر جائز ہوسکتا ہے کہ تم اس زمانے کے بدمذہبوں، وہابیوں، دیوبندیوں، غیر مقلدوں، رافضیوں، قادیانیوں کی کتابیں پڑھو ان کی تقریریں سنو، کیا تمہارا دین وایمان صحابۂ کرام اور سیدنا امام محمد سیرین رضی اللہ عنہ کے دین وایمان سے زیادہ مضبوط اور ٹھوس ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔تو پھر آج ہی سے توبہ کرو اور یہ عہد کرو کہ نہ ہم ان کی کتابیں پڑھیں گے اور نہ ان لوگوں کی تقریریں سنیں گے اور اپنی اولاد اور آنے والی نسلوں کو بھی یہ نصیحت کریں گے کہ وہ لوگ ان گستاخان خدا ورسول سے دور رہیں ہرگز ہرگز ان کے پاس نہ بیٹھیں اور نہ ان لوگوں سے کوئی دوستی میل جول رکھیں۔

وما توفیقی الا باللہ والحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

دعا

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ التحیۃ والثنا کے صدقہ وطفیل مرحوم شیخ عبدالمیجان اور مرحومہ جنت بی بی کی مغفرت فرما کر جنت میں کروٹ کروٹ مقام عطا فرمائے

نیز اللہ تعالیٰ ایم جے علی T175/A میٹھا تالاب بڑا بگان لین کولکاتا کو دن دونی رات چوگنی ترقیاں عطا فرمائے اور بے پناہ برکتیں نازل کرے۔آمین

بجاہ نبی الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مصنف کی تصنیفات

سرکار کی آمد! مرحبا

جامع الدعا

امام عشق ومحبت

جان ایمان

اوجھڑی کا شرعی حکم

انگریز کا وفادار

شیر بنگال...حیات وخدمات

آخرت کا سہارا

تکبیر شروع ہوتے ہی کھڑا ہو جانا خلاف سنت اور مکروہ ہے

کپڑے موڑ کر نماز پڑھنے کا حکم؟

امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Published by:
Tajushsharia Welfare Society
Metiaburuj Kolkata - 24.

Rs-20/

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari